

مِثْقَالِ کِتَابِ

عَلٰی

رِصَالِ عِلْمِ

مُصَنَّف

ماہنامہ اقتدار احمد خان نسیمی قادری بدایونی

تَجَرِبِی کِتَبِ خَاجِہ

منشی احمد یار خان روڈ گجرات پاکستان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تنقیدات

علی

مطبوعات

مُصَنَّف

اقتدار بدایونی - قادری

ملنے کا پتہ

نعمی کتب خانہ مفتی احمد یار خان روڈ گجرات پاکستان

کئی بات وہابیوں کی تائید میں کر دی۔ اس کچے روی کی بنا پر مشکوک لوگ اہل سنت کے لیے قابلِ سند نہیں رہے۔ اسی روشیہ بیگانگی میں یہ مولوی فیض احمد مشہور ہیں کہ نسبتِ گڑبڑ دی کر کے بیوقوفوں کی آنکھ کاٹا رہا بن گئے مگر قلم اٹھایا تو کہیں شیعہ نوازی کہیں وہابیت نوازی کرنے لگ گئے۔ اس دورنگی چال کی اس کتاب ہر منیر میں اور بھی کئی مثالیں ہیں مثلاً ص ۳ پر مدرسہ دیوبند کو علیٰ مرکز بنا دیا حالانکہ دیوبند سے ہی امکانِ کذب۔ امکانِ نظیر گستاخی رب تعالیٰ، گستاخی نبوت، جیسی ابلیسی جہالتوں نے جنم لیا، پھر کہیں اللہ تعالیٰ وحدہ لا شریک کے لیے جمع مذکر حاضر غائب کے صیغے استعمال کر کے اور لکھ کر وہابی طریقہ اپنایا حالانکہ یہ جمع کے صیغے اللہ تعالیٰ کے لیے بولنا وہابیت دیوبندیت کی ایجاد اور توحید کے خلاف ہے اسی طرح نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو آنحضرت کہنا اور مکمل درود شریف لکھنے کے بجائے ہڈ ڈالنا یہ بھی دیوبندیت وہابیت کی گستاخانہ ایجاد ہے اور یہاں یہ روایت موضوعہ مجہولہ لکھ کر شیعہ نوازی کر دی اور نام غوثِ پاک کا استعمال کر کے عن ابی ہریرہ لکھ دیا۔ سوکھا اور جھوٹا رعب ڈالنے کے لیے، نہ کوئی سند نہ حوالہ، پھر کہتے ہیں جی ہم عالم ہیں کیا علما کا یہی عایمانہ و طیرہ ہے۔ بہر کیف یہ روایت درایتاً قطعاً لغو ہے۔ ہاں اہل سنت نبی کریم آقا و کائنات حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں ایک حدیث قدسی مشہور ہے جس کو علامہ زرقانی نے شرح مواہب میں اور محاضرة الاوائل میں اس حدیث پاک کو ص ۲۸۳ فرمایا، اور دہلی نے مسند فردوس میں عن ابن

کرتے ہوئے قرآن و حدیث کے قانون کا ایک دم انکار کر دیا جاتا ہے۔
 بہتر یہ ہے کہ سائل شرعیہ کے لیے صرف فقہ کی کتابیں دیکھی جائیں اور
 ان صوفیوں کی باتیں صرف چلتی و طیفوں تک رہنے دی جائیں رہا مراقبہ
 تو وہ ہر وقت جائز ہے۔ خواجہ صاحب کی اصل کتاب میں ایسی کوئی
 جاہلانہ بات نہیں لکھی یہ لوگ احادیث پر ہم سے زیادہ حامل تھے۔
 سوال ۱۲: کتاب سبع سنابل مولف میر عبد الواحد بلگرامی مطبوعہ اردو
 منترجم مفتی غیبیل خاں برکاتی طابع عامد اینڈ کمپنی مشکلا پر لکھا ہے
 جس روز سلطان المشائخ کے یہاں مجلس سرود و سماع ہوتی ہے اس
 روز حضرت خضر علیہ السلام تشریف لاتے ہیں اور لوگوں کے جوتوں کی
 نگہبانی فرماتے ہیں۔ ۱۲: کیا یہ جملہ حضرت خضر علیہ السلام کے لیے استمال
 کرنا جائز ہے۔

جواب: میں نے آپ کی یہی جوتی کتاب میں یہ جملہ خود اپنی نگاہوں سے
 پڑھا ہے۔ سخت ترنگستانی ہے۔ حضرت خضر علیہ السلام اللہ کے
 نبی ہیں اور اس طرح کے یہودہ جملے اُن کی شان میں بولنے بدتمیزی
 کی حد ہے، تمام غوث، قطب، اولی و ابدال حضور خضر علیہ السلام کے
 جوتے سیدھے کر کے تو ولایت اور فیضِ روحانی حاصل کرتے ہیں
 مجھے حیرانی ہے کہ ان کتابوں والوں کی عقلیں کہاں چلی گئیں ہیں۔
 اللہ تعالیٰ مجھ کو بھی اور سب کو ہدایتِ کاملہ عطا فرمائے ہو سکتا ہے
 یہ منترجم صاحب یا کاتب کی چشم پوشی ہے بہر حال جس کی بھی غلطی ہے
 سخت گناہ ہے حضرت خضر علیہ السلام کے بارے میں پورا بیان ہمارے
 نصابی اعطایا اور تفسیر نعیمی پندرہ بارے میں ملاحظہ فرمایا جائے

اگر مفتی غلیل صاحب یا کاتب حیات ہیں تو ان سے توبہ کرواؤ۔
 سوال ۳۱۔ قلائد الجواہر اردو ترجمہ مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی پاکستان ۱۳۲۲
 پر لکھا ہے کہ ایک ولی اللہ نے حضرت خضر علیہ السلام سے اس طرح کہا کہ
 اے خضر جا اپنا کام کر مجھے تجھ سے کوئی غرض نہیں۔ کیا یہ بات درست
 ہے اور اسی طرح ۳۲ پر ہے کہ ایک ولیہ عورت کہیں پر سو رہی تھی حضرت
 خضر علیہ السلام اس کے نزدیک پہنچے تو غیب سے ندا آئی کہ ہمارے محبوب
 کے ساتھ ادب اختیار کر پھر جب وہ کافی دیر بعد جاگی تو حضرت خضر
 علیہ السلام کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگی کہ اگر بغیر متع کیئے ہوئے میرے ساتھ
 ادب سے پیش آتا تو تیرے لیے زیادہ بہتر ہوتا کیا یہ بھی درست
 ہے! (معاذ اللہ)

جواب ۱۔ حقیقت حال سے اللہ تعالیٰ علیم و خیر ہے مگر مترجم نے
 یہاں دو بد تمیزیاں کی ہیں ایک تو یہ کہ اللہ کے نبی حضرت خضر علیہ السلام
 کو انتہائی بد تمیزی سے توڑا کر کے ترجمہ کیا ہے حالانکہ عربی میں
 ہر ایک بے واحد کی ضمیر آتی ہے جب دوسری جگہ دوسروں کے لیے
 مترجم آپ جناب کر کے ترجمہ کرتا ہے تو یہاں اس کو کیا موت پڑتی
 تھی اور تکلیف ہوتی تھی اگر یہ آپ کر کے ترجمہ کر دیتا دوم یہ کہ نبوت
 سے زیادہ رب تعالیٰ کو کوئی محبوب نہیں ولی غوث قطب تو نبی کے
 بیروں کے نیچے ہیں بھلا ایک عورت کی کیا جرات کہ اپنے آقا و مولیٰ
 سے اس طرح گفتگو کرے خدا تعالیٰ سب جہلا سے سب مسلمانوں کو
 بچائے یا یہ قلائد کے مصنف کی خباثت ہے۔

سوال ۳۲۔ قلائد الجواہر اردو ترجمہ مدینہ پبلشنگ کمپنی کے صفحہ

۳۰۱ پر ہے اذیاء اُمّتی کا بیجا و بیجا سوائیل کیا یہ روایت کہیں موجود ہے یا جاہل کی من گھڑت ہے۔

جواب: میری نظر سے یہ روایت نہیں گزری اصل حدیث پاک اس طرح ہے عَلَمَاءُ اُمّتی کا بیجا و بیجا سوائیل یہ غالباً مترجم یا مصنف کی خیانت ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے مَنْ کَذَبَ عَلٰی قَلْبِهِ نَزَعْنَا مِنْهُ لُحْمًا مِّنْ اَشَارَةِ تَرْجَمَهُ، جو شخص مجھ پر جھوٹ بنائے گا اس کو چابیئے کہ دوزخ میں اپنا ٹکنا ڈھونڈے سوال ۵: ما بناہ ضیاء حرم مئی ۱۹۸۵ء کے صفحہ ۲۲ خواجہ نظام الدین اولیا کی تہذیب اور حضرت بابا فرید گنج شکر کی باتیں درج ہیں اسی میں لکھا ہے کہ عبد الواحد نو اسبہ ذوالنون مصری رح آپ سے ہا اس گیا اور ادب سے اپنے سر کو زمین پر رکھا نیز تیسری سطر نیچے اسی جگہ لکھا ہے کہ بد خصال کا خلیفہ آیا اور سجدہ تعظیم کر کے کھڑا ہو گیا سوال طلب یہ ہے کہ کیا ان بزرگوں کے نزدیک غیر اشد کو سجدہ جائز ہے۔

جواب: تمام بزرگوں کے نزدیک سجدہ تعظیم بحالت ہوش و بواس اشد حرام ہے قرآن مجید اور احادیث قطبیت کی عمر کی عبارات سے سجدے کی حرمت اور مانعت ثابت ہے جو بھی اسے جائز مانے یا سجدہ کر ائے اُس کی عاقبت خراب ہے کسی مجہول انسان نے اپنی من پسندی سے ترجمہ کر لے میں خیانت کی ہے اور ضیاء حرم نے ایسی فتنہ پرور عبارت کو چھاپ کر تہایت غیر ذمہ داری کا ثبوت دیا ہے غالباً حضرت پیر محمد شاہ